"الفضل" پر کاغذ کی گرانی کا اثر

اور

احباب کرام کا فرض

گو اخباری کاغذ کی قیمت آغاز جنگ سے ہی بہت بڑھ گئی تھی۔ لیکن ناروے اور ڈنمارک پر جرمنی کے حملہ نے ہندوستان کے اخبارات پر ایک اور سخت ضرب لگائی ہے کیونکہ ان اور ان کے متصلہ ممالک سے مال آنا بند ہو گیا ہے۔ اور ہندوستان میں کاغذ سازی کی صنعت ابھی ابتدائی حالت میں ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ یہاں کے تیار شدہ گھٹیا قسم کے کاغذ کی قیمت غیر ملکی اعلےٰ کاغذ کی قیمت سے بھی زیادہ دینی پڑتی ہے اس وقت ہم جو دیسی کاغذ استعمال کر رہے ہیں۔ وہ کاغذ کی نایابی کی وجہ سے بہت گراں قیمت پر خریدنا پڑا ہے۔ اور ابھی چونکہ کچھ عرصہ کے لئے باہر سے کاغذ کی آمد کی کوئی امید نہیں۔ اس لئے ہم مجبور ہیں۔ کہ جو کاغذ بھی حاصل ہو سکے۔ اور جس قیمت پر بھی ملے۔ اسے استعمال کریں۔

اخباری کاغذ کی نایابی اور گرانی کی وجہ سے بڑے بڑے سرمایہ دار۔ اور کثیر الاشاعت اخبارات نے اپنا حجم کم کر دیا ہے پنجاب کے غیر مسلم اخبارات جو ۲۴ اور ۳۰ صفحات پر شائع ہوتے تھے۔ اور بیس بائیس روپے سالانہ قیمت تھی۔ قیمت میں ایک پیسہ کی کمی کئے بغیر اب ۱۲ اور ۱۶ صفحات پر چھپتے ہیں۔ اور بہت گھٹیا قسم کا کاغذ استعمال کر رہے ہیں۔ ان حالات میں "الفضل" کو جس کا حلقہ اشاعت بہت محدود ہے جن مشکلات کا سامنا ہے۔ ان کا اندازہ بخوبی لگایا جا سکتا ہے اور انہی سے مجبور ہو کر اس نے بھی اپنے حجم میں کمی کی ہے اگر احباب پیش آمدہ مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ اور کاغذ کی گرانی کی وجہ سے اخراجات میں جو غیر معمولی اضافہ ہو گیا ہے۔ اس کا خیال کرتے ہوئے "الفضل" کی طرف تعاون کا ہاتھ بڑھائیں اور اس بات کا عزم کر لیں۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ کے لگائے ہوئے پودے "الفضل" کو نہ صرف قائم رکھنا ہے۔ بلکہ اس کو ترقی دینی ہے تو تمام مشکلات کا بآسانی مقابلہ کیا جا سکتا ہے

پس احباب کرام کو چاہیئے۔ کہ اس آڑے وقت میں "الفضل" کی امداد فرمائیں جس کی کئی ایک صورتیں ہیں:-

اول یہ کہ بقایا دار اپنے بقائے ادا فرمائیں۔ دوم۔ سابقہ خریدار خریداری قبول فرمائیں۔ سوم ذی استطاعت اصحاب غربا اور زیر تبلیغ اصحاب کے نام اپنی طرف سے اخبار جاری کرائیں۔ چہارم ہر موجودہ خریدار کم سے کم ایک نیا خریدار مہیا کرے:۔

جماعت میں بکثرت ایسے اصحاب موجود ہیں۔ جو استطاعت رکھنے کے باوجود اخبار نہیں خریدتے۔ اور ادھر اُدھر سے کر پڑھ لیتے ہیں ایسے اصحاب پر موجودہ نازک وقت کی اہمیت واضح کرتے ہوئے انہیں خریداری قبول کرنے کے لئے آمادہ کرنا چاہیئے۔ پھر بہت سی جماعتیں ایسی ہیں۔ جہاں "الفضل" کا ایک پرچہ بھی نہیں جاتا۔ اور ایسی جماعتیں سلسلہ اور مرکز کے حالات سے کلیتہً ناواقف رہتی ہیں۔ وہ مجموعی طور پر ہی اگر ایک ایک پرچہ "الفضل" کا جاری کرائیں۔ تو جہاں اخبار کو بہت کچھ مدد مل سکتی ہے۔ وہاں ان کو بھی فائدہ پہنچ سکتا ہے۔

بعض اصحاب "الفضل" کے حجم کا مقابلہ ہندوؤں اور مسلمانوں کے ان کثیر الاشاعت اخبارات سے کرتے ہیں جن کی آمدنی کے بہت سے ذرائع ہیں لاہور کے کئی ایک اخبارات کو حال میں حکومت نے جنگ کے لئے پروپیگنڈا کرنے کے نام سے کئی کئی ہزار روپیہ کی مدد دی ہے۔ اور ان کے پرچے خریدے ہیں۔ اس کے علاوہ ان کو بکثرت سرکاری اشتہار دیئے جاتے ہیں۔ اور اس طرح انہیں کافی آمدنی ہو جاتی ہے۔ پھر ہر قسم کے دوسرے اشتہارات بھی ان میں شائع ہوتے ہیں مگر "الفضل" کے لئے یہ سب ذرائع بند ہیں۔ عام اشتہارات جس قسم کے اور جس رنگ کے دوسرے اخبارات میں شائع ہوتے ہیں۔ ان میں سے شاذ ہی ہم شائع کر سکتے ہیں۔ پھر "الفضل" کا حلقۂ اشاعت صرف اپنی جماعت تک محدود ہے۔ دوسرے لوگ قیمتاً خرید کر پڑھنا تو الگ رہا۔ بعض اوقات مفت اخبار لینا بھی گوارا نہیں کرتے۔ اور واپس کر دیتے ہیں۔ ان حالات میں اگر اپنی جماعت بھی پورے طور پر تعاون کا ہاتھ نہ بڑھائے۔ اور غیر معمولی مشکلات پیش آ جانے پر غیر معمولی امداد نہ دے۔ تو "الفضل" کس طرح اپنے پاؤں پر قائم رہ سکتا ہے:۔

پس احباب تمام حالات اور مشکلات کو پیش نظر رکھ کر ان طریقوں سے جن کا مختصراً اوپر ذکر کیا گیا ہے "الفضل" کی امداد فرمائیں اور جلد فرمائیں:۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۹ ہجرت ۱۳۱۹ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ احباب حضور کی صحت و عافیت کے لئے دعا کرتے رہیں؛

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو آشوب چشم کی تکلیف ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دُعا کریں۔

سیدہ ام ناصر احمد صاحب حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت ابھی تک علیل ہے۔ دعائے صحت کی جائے؛

جناب مولوی عبدالرحیم صاحب نیر جو موضع بنی مائنز (بہار) کی مسجد احمدیہ کے افتتاح کے لئے گئے تھے واپس آ گئے ہیں؛

آج مدرسہ احمدیہ قادیان اور اے۔ ایل۔ او۔ ای ہائی سکول بٹالہ کی فٹ بال کی ٹیموں میں میچ ہوا۔ جس میں مدرسہ احمدیہ کی ٹیم ایک گول سے جیت گئی۔

خلافت جوبلی فنڈ کے متعلق جماعت احمدیہ کی ذمہ داری

خدا تعالےٰ کے فضل سے تقریب خلافت جوبلی گزشتہ جلسہ سالانہ پر منائی جا چکی ہے۔ لیکن اس چندہ کا بقایا ابھی جماعت کے ذمہ واجب الوصول ہے۔ باوجود دیگر چندوں کی ادائیگی کے جماعت نے اس میں جو حصہ لیا ہے وہ بہت ہی خوشکن ہے یعنی اب تک وعدوں کی میزان مطلوبہ رقم تین لاکھ سے زیادہ ہو چکی ہے۔ لیکن وصولی میں تقریباً پچاس ہزار روپیہ کا بقایا ہے۔ گو ابھی وعدوں میں اور بھی اضافے ہوتے چلے آ رہے ہیں۔ اگر یہی رفتار رہی تو امید ہے کہ رقم تین لاکھ سے بہت زیادہ بڑھ جائے گی۔ لیکن اب جن دوستوں کے ذمہ بقائے ہیں۔ ان کو اپنے وعدوں کے ایفا کرنے میں جلد سے جلد فکر کرنی چاہیئے؛

جن زمیندارہ جماعتوں کے ذمہ اس چندہ کے بقائے ہیں ان کو یہی فصل ربیع کی پیداوار سے ادا کر دینے چاہئیں۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ تمام بقایا دار احباب اور جماعتیں اپنی موعودہ رقمیں جلد سے جلد ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں گی۔ جو احباب پہلے کسی معذوری کی وجہ سے اس مبارک تقریب میں حصہ نہیں لے سکے۔ ان کے لئے بھی خلافت جوبلی تحریک کا منایا جا چکنا کوئی روک کا موجب نہیں ہے۔ ان کے لئے اجازت ہے وہ اب بھی حصہ لے سکتے ہیں۔ بلکہ ضرور لینا چاہیئے۔ ناظر بیت المال قادیان

حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب شہید کا فوٹو درکار ہے

شہید مرحوم حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب کے فوٹو کی ضرورت ہے بعض معتبر احباب نے بیان کیا ہے۔ کہ انہوں نے حضرت صاحبزادہ صاحب کا فوٹو کہیں دیکھا ہے۔ لہٰذا اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کسی دوست کے پاس ان کا فوٹو محفوظ ہو تو وہ ارسال فرما دیں۔ اور اگر وہ عاریۃً دینا چاہیں تو صراحتاً لکھ دیں۔ تا اس فوٹو کا بلاک تیار کر کے انہیں واپس کر دیا جائے۔

ایسے دوست بھی براہ نوازش دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔ جنہوں نے حضرت شہید مرحوم کا فوٹو کسی اخبار میں یا کسی دوست کے پاس دیکھا ہو۔ تا کسی مناسب ذریعہ سے اسے حاصل کیا جا سکے؛

ناظر تالیف و تصنیف

سالار احمدیت اور جماعت احمدیہ

اے غافلو سنو یہ پیغامِ آسمانی — اعجاز ہے خدا کا محمود قادیانی

یہ باغِ احمدیت وہ باغ ہے کہ جس کی — وہ نوجہاں کا والی کرتا ہے پاسبانی

اپنی بساط کیا ہے ہم کچھ نہیں ہیں لیکن — ربِ قدیر کی ہے ہم پر نگہبانی

قادر خدا کی اپنے پہچانتے ہیں طاقت — اور خوب جانتے ہیں اپنی بھی ناتوانی

حُبِّ پیمبری کا دعوےٰ ہے شیخ کو بھی

محبوب کیوں نہیں پھر محبوب کی نشانی

اے رہنمائے ملت، سالارِ احمدیت — ہر احمدی کے دل پر تیری ہے حکمرانی

واللہ تجھ میں دیکھے رُوح القدس کے جلوے — جاں دے کے تجھ کو ہم نے پائی ہے زندگانی

قرآں کی تیغ ہم نے ہاتھوں میں تیرے دیکھی — جوہر یہاں دکھاتی کیا تیغ اصفہانی

تیرے لئے خدا نے سو سو نشاں دکھائے — شاہد ہے جن پہ اب بھی یہ دورِ آسمانی

محمود ہے تو اپنا تیرے ایاز ہیں ہم

ہم تیرے دکھ پہ اپنا خوں بھی کرینگے پانی

عبدالمنان ناہید

مولوی فاضل کلاس کا انگریزی اور دینیات کا نتیجہ

امسال نظارت تعلیم و تربیت نے مولوی فاضل کلاس کے طلبا کا انگریزی اور دینیات کا امتحان لیا۔ انگریزی میں ۹ طالب علم شریک ہوئے۔ جن میں سے آٹھ کامیاب ہوئے۔ اور نتیجہ ۸۹ فی صدی رہا۔ اور دینیات میں دس طالب علم شریک ہوئے جن میں سے ۹ کامیاب ہوئے اور نتیجہ نوے فی صدی رہا۔ تفصیل حسب ذیل ہے:

نمبر شمار	نام	انگریزی	دینیات	نتیجہ
۱	ملک محمد حسین صاحب	۵۹/۱۰۰	۳۴/۱۰۰	پاس
۲	محمد عبدالصمد صاحب	۶۵	۳۴	"
۳	شمس الدین صاحب	۴۱	۴۳	"
۴	محمد احمد صاحب	۵۹	۴۱	"
۵	محمد اسمٰعیل صاحب	۳۳	۶۳	"
۶	رشید احمد صاحب چغتائی	۴۰	۲۳ فیل	فیل
۷	بشیر احمد منیر صاحب	۴۸	۳۳	پاس
۸	عبدالرحمٰن صاحب	۲۸ فیل	۳۳	فیل
۹	بشیر احمد صاحب راجوری	غیر حاضر	۳۴ پاس	
۱۰	نور الحق صاحب انور	۴۵ پاس	۲۳ فیل	فیل

پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان

تبدیلی عقیدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اور غیر مبایعین پر اتمام حجت

غیر مبایعین کو "نبی آخر الزمان" کے تخت گاہ سے علیحدہ ہوئے رُبع صدی گزر چکی ہے۔ اس عرصہ میں انہوں نے محض حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی مخالفت کی وجہ سے اپنے سابقہ عقائد کو خیر باد کہتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بین اور واضح تحریرات کی ایسی تاویلیں کیں۔ کہ خدا کی پناہ۔ انہیں ذرا بھی اس بات کا احساس نہیں ہوتا۔ کہ وہ "پیغمبر آخر الزمان" کے درجہ کو کس قدر گرا رہے ہیں۔ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعاوی کے متعلق اپنے حلفیہ بیانات کو کس طرح پس پشت ڈال رہے ہیں:

۱- الف۔ غیر مبایعین خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بحیثیت نبی دُنیا کے سامنے پیش کرتے رہے ہیں۔ ایسا ہی نبی جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے:

ب۔ پھر حضور کو اسی طرح معصوم مانتے رہے ہیں۔ جس طرح کہ دیگر انبیا معصوم تھے:

۲- حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منکرین کو کافر گردانتے رہے ہیں۔

۳- اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد سلسلہ احمدیہ میں خلافت کے معتقد رہے ہیں:

مگر باوجود ان عقائد کے کہتے یہ ہیں کہ قادیانیوں "نے نئے عقائد ایجاد کر لئے ہیں"۔ آج کل ان کے اخبارات "قادیانیوں" میں تبلیغ کرنے کی تحریک کر رہے ہیں۔ اور ہماری یہ عین خواہش ہے۔ کہ ہمارے بچھڑے ہوئے بھائی حضرت اقدس کے دعاوی پر ٹھنڈے دل سے غور کریں۔ اور آپس میں تبادلہ خیالات ہو۔ ہمیں ان سے کوئی دُشمنی نہیں۔ بلکہ ہمیں ان سے یہ گلہ ہے۔ کہ انہوں نے اپنے عقائد میں تبدیلی کر لی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درجہ کو گھٹا کر بیان کرتے ہیں۔ چنانچہ ان کے امیر جناب مولوی محمد علی صاحب نے ایک رنگ میں اس بات کا اقرار کر بھی لیا تھا۔ کہ انہوں نے اپنے سابقہ عقائد میں تبدیلی کر لی ہے۔ اور دوسری طرف اس بات پر بھی مصر ہیں۔ کہ ان کے عقائد وہی ہیں۔ جو آج سے پچیس سال قبل تھے۔ عقائد میں تبدیلی پیدا کرنا کوئی معیوب بات نہیں۔ لیکن جب تک مولوی محمد علی صاحب سابقہ عقائد کی تبدیلی کے متعلق علانیہ طور پر اقرار نہیں کریں گے۔ اس وقت تک ہم اس مسئلہ کو زیر بحث لاتے ہی رہیں گے:

اس مضمون میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے **تبدیلی عقیدہ** پر بحث کی جاتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے منشی برہان الحق صاحب شاہجہانپوری نے چند وساوس کا جواب طلب کیا تھا۔ جناب منشی صاحب کا پہلا سوال یہ تھا۔ کہ:-

"تریاق القلوب کے صفحہ ۱۵۷ میں لکھا ہے۔ اس جگہ کسی کو یہ وہم نہ گزرے کہ میں نے اس تقریر میں اپنے نفس کو حضرت مسیح پر فضیلت دی ہے۔ کیونکہ یہ ایک جزئی فضیلت ہے۔ جو غیر نبی کو نبی پر بھی ہو سکتی ہے۔ پھر ریویو جلد اول نمبر ۶ صفحہ ۲۵۷ میں مذکور ہے۔ خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا۔ جو اُس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے۔ پھر ریویو صفحہ ۴۷۸ میں لکھا ہے۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ کہ اگر مسیح ابن مریم میرے زمانہ میں ہوتا۔ تو وہ کام جو میں کر سکتا ہوں۔ وہ ہرگز نہ کر سکتا۔ اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہو رہے ہیں۔ وہ ہرگز دکھلا نہ سکتا۔ خلاصہ اعتراض یہ کہ ان دونوں عبارتوں میں تناقض ہے"!

اس تناقض کا جواب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ تحریر فرماتے ہیں:-

"رہی یہ بات کہ ایسا کیوں لکھا گیا۔ اور کلام میں یہ تناقض کیوں پیدا ہو گیا سو اس بات کو توجہ کر کے سمجھ لو۔ کہ یہ اسی قسم کا تناقض ہے۔ کہ جیسے براہین احمدیہ میں مَیں نے یہ لکھا تھا۔ کہ مسیح ابن مریم آسمان سے نازل ہو گا۔ مگر بعد میں یہ لکھا۔ کہ آنے والا مسیح میں ہی ہوں۔ اس تناقض کا بھی یہی سبب تھا۔ کہ اگرچہ خدا تعالےٰ نے براہین احمدیہ میں میرا نام عیسےٰ رکھا اور یہ بھی مجھے فرمایا۔ کہ تیرے آنے کی خبر خدا اور رسول نے دی تھی۔ مگر چونکہ ایک گروہ مسلمانوں کا اس اعتقاد پر جما ہوا تھا۔ اور میرا بھی یہی اعتقاد تھا۔ کہ حضرت عیسےٰ آسمان پر سے نازل ہوں گے اس لئے میں نے خدا کی وحی کو ظاہر پر حمل کرنا نہ چاہا۔ بلکہ اس وحی کی تاویل کی۔ اور اپنا اعتقاد وہی رکھا۔ جو عام مسلمانوں کا تھا۔ اور اسی کو براہین احمدیہ میں شائع کیا۔ لیکن بعد اس کے اس بارہ میں بارش کی طرح وحی الٰہی نازل ہوئی۔ کہ وہ مسیح موعود جو آنے والا تھا۔ تو ہی ہے.....

..... اسی طرح اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا۔ کہ مجھ کو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت ہے۔ وہ نبی ہے (اور میں نبی نہیں ہوں۔ ناقل) اور خدا کے بزرگ مقربین سے ہے اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا۔ تو میں اس کو جزئی فضیلت قرار دیتا تھا۔ (جیسا کہ تریاق القلوب صفحہ ۱۵۷ میں مذکور ہے۔ ناقل) مگر بعد میں جو خدا تعالےٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی۔ اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا۔ اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔ مگر اس طرح سے کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے اُمتی........ میں خدا تعالےٰ کی تئیس برس کی متواتر وحی کو کیونکر رد کر سکتا ہوں۔ میں اس کی اس پاک وحی پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں۔ جیسا کہ ان تمام خدا کی وحیوں پر ایمان لاتا ہوں۔ جو مجھ سے پہلے ہو چکی ہیں۔ اور میں یہ بھی دیکھتا ہوں۔ کہ مسیح ابن مریم آخری خلیفہ موسےٰ علیہ السلام کا ہے۔ اور میں آخری خلیفہ اُس نبی کا ہوں۔ جو خیر الرسل ہے اس لئے خدا نے چاہا۔ کہ مجھے اس سے کم نہ رکھے۔ میں خوب جانتا ہوں۔ کہ یہ الفاظ میرے ان لوگوں کو گوارا نہ ہوں گے۔ جن کے دلوں میں حضرت مسیح کی محبت پرستش کی حد تک پہونچ گئی ہے۔ مگر میں ان کی پرواہ نہیں کرتا (غیر مبایعین غور فرمائیں) میں کیا کروں۔ کس طرح خدا کے حکم کو چھوڑ سکتا ہوں۔ اور کس طرح اس روشنی سے جو مجھے دی گئی۔ تاریکی میں آ سکتا ہوں۔ خلاصہ یہ کہ میری کلام میں کچھ تناقض نہیں۔ میں تو خدا تعالےٰ کی وحی کی پیروی کرنے والا ہوں۔ جب تک مجھے اُس سے علم نہ ہوا۔ وہی کہتا رہا جو اوائل میں میں نے کہا۔ اور جب مجھ کو اس کی طرف سے علم ہوا۔ تو میں نے اس کے مخالف کہا۔ میں انسان ہوں مجھے عالم الغیب ہونے کا دعوےٰ نہیں بات یہی ہے۔ (یعنی عقیدہ بدلا ہے ناقل) جو شخص چاہے۔ قبول کرے یا نہ کرے میں نہیں جانتا۔ کہ خدا نے ایسا کیوں کیا"۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰):

سائل کے سوال اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جواب سے مندرجہ ذیل امور اظہر من الشمس ہیں:-

سائل نے حضور سے دریافت کیا۔ کہ تریاق القلوب میں تو آپ نے حضرت مسیح پر جزئی فضیلت کا اعلان فرمایا ہے لیکن ریویو میں آپ نے اپنی تمام شان میں بڑھ کر ہونا تحریر فرمایا ہے۔ ان دونوں عبارتوں میں تناقض ہے:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

(۱) تناقض تو ضرور ہے۔ لیکن یہ اسی قسم کا تناقض ہے۔ جیسے میں نے براہین احمدیہ میں رسمی عقیدہ کی بناء پر حضرت مسیح کی حیات کا ذکر کر دیا تھا۔ حالانکہ خدا تعالےٰ کی وحی میں میرا نام عیسےٰ رکھا گیا تھا۔

(۲) پھر بارش کی طرح مجھ پر وحی نازل ہوئی۔ اس نے مجھے اس عقیدہ (یعنی حیات مسیح) پر قائم نہ رہنے دیا۔

مذکورہ بالا مثال دے کر حضور نے سائل کو بتایا ہے۔ کہ اسی طرح (۱) اوائل میں (یعنی تریاق القلوب کے زمانہ تک) میرا یہی عقیدہ تھا۔ کہ مسیح ابن مریم سے مجھے کیا نسبت ہے۔ وہ تو نبی ہے اور میں نبی نہیں ہوں۔

(۲) اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا۔ تو میں اس کو جزئی فضیلت قرار دیتا تھا۔

(۳) بعد میں خدا تعالےٰ کی وحی مجھ پر بارش کی طرح نازل ہوئی۔ اور اس نے مجھے جزئی فضیلت والے عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا۔

(۴) پھر میں نے صراحت کے ساتھ نبی کا خطاب پایا۔

(۵) میرے کلام میں کچھ تناقض نہیں پہلا عقیدہ رسمی عقیدہ تھا۔ بعد میں خدا کے حکم سے رسمی عقیدہ کو چھوڑ دیا۔

(۶) عقیدہ ضرور بدلا ہے۔ جو شخص چاہے قبول کرے یا نہ کرے۔

سائل کا سوال اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جواب حضور کے تبدیلیٔ عقیدہ پر ایک زبردست برہان ہے۔ غیر مبایعین سائل کے سوال کو مد نظر رکھتے ہوئے بتائیں۔ کہ کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جزئی فضیلت والے عقیدہ کو چھوڑ کر تمام شان یعنی ہر شان میں فضیلت کا دعوےٰ فرمایا ہے یا نہیں۔ پھر حیات مسیح والے عقیدہ کی مثال دے کر واضح کیا ہے یا نہیں۔ کہ یہ بھی ویسا ہی تناقض ہے۔

پس جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جزئی فضیلت کے عقیدہ کو چھوڑ کر کلی فضیلت کا اعلان فرما دیا۔ تو ساتھ ہی نبوت کا دعوےٰ بھی ماننا پڑے گا۔ کیونکہ غیر نبی نبی پر کلی فضیلت کسی طرح بھی نہیں پا سکتا۔ غیر مبایعین یہ بھی کہا کرتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے امتی نبی ہونے کا دعوےٰ کیا ہے۔ اور امتی نبی محدث ہی ہوتا ہے۔ اس پر ہمارا یہ سوال ہے۔ کہ اگر محدث ہی امتی نبی ہے۔ تو پھر صراحت کس بات کی ہوئی۔ ہم نے کئی بار غیر مبایعین کے سامنے یہ سوال رکھا ہے۔ مگر آج تک ان کی طرف سے ہمیں کوئی جواب نہیں ملا۔ کیا "قادیانیوں" میں تبلیغ کی تحریک کرنے والے اس کا کوئی جواب دیں گے؟

(۲) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تبدیلیٔ عقیدہ کی ایک دلیل تو یہی سائل کا سوال اور حضور کا جواب ہی ہے دوسری دلیل یہ ہے۔

شیخ قمر الدین صاحب غیر مبایع نے ایک کتاب تالیف فرمائی ہے۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور دیگر بزرگان سلسلہ کی تحریرات جمع کر دی ہیں۔ اس کتاب کا نام رکھا ہے "قمر الہدیٰ" یہ کتاب احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور والوں نے چھپوائی ہے۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات سے ثابت کیا گیا ہے۔ کہ حضور نے ایک اور پہلو سے بھی اپنی نبوت کا انکار کیا ہے۔ وہ اسطرح کہ حضرت اقدس فرماتے ہیں۔ کہ معجزہ کا لفظ انبیاء کے ساتھ مخصوص ہے کوئی غیر نبی معجزہ کا لفظ اپنی طرف منسوب نہیں کر سکتا۔ ہاں ہم اپنے نشانوں کے لئے کرامت کا لفظ موزوں سمجھتے ہیں۔ اس کے متعلق جو حوالے شیخ قمر الدین صاحب نے لکھے ہیں وہ یہ ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"کیا یہ ضروری ہے۔ کہ جو الہام کا دعوےٰ کرتا ہے وہ نبی بھی ہو جائے میں تو محمدی اور کامل طور پر اللہ اور رسول کا متبع ہوں۔ اور ان نشانوں کا نام معجزہ رکھنا نہیں چاہتا۔ بلکہ ہمارے مذہب کی رُو سے ان نشانوں کا نام کرامات ہے۔ جو اللہ اور رسول کی پیروی سے دیئے جاتے ہیں"

(جنگ مقدس صفحہ ۶۷ طبع اول بحوالہ قمر الہدےٰ صفحہ ۱۶۸۔ صفحہ ۱۶۹)

پھر حضور فرماتے ہیں:۔

"اس میں اول عاجز کی بات کو یاد رکھیں۔ کہ ہم لوگ معجزہ کا لفظ صرف اسی محل میں بولا کرتے ہیں۔ جب کوئی خارق عادت کسی نبی یا رسول کی طرف منسوب ہو۔ لیکن یہ عاجز نہ نبی ہے نہ رسول ہے۔ صرف اپنے نبی معصوم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ایک ادنےٰ خادم اور پیرو ہے۔ اور اسی رسول مقبول کی برکت اور متابعت سے یہ انوار و برکات ظاہر ہو رہے ہیں۔ سو اس جگہ کرامت کا لفظ موزوں ہے نہ معجزہ کا۔ اور ایسا ہی ہم لوگوں کی بول چال میں آتا ہے"

(اخبار الحکم ۲۴ جون ۱۹۰۱ء جلد ۵ صفحہ ۲۳ بحوالہ قمر الہدےٰ مولفہ شیخ قمر الدین صاحب پیغامی صفحہ ۱۶۸)

مندرجہ بالا حوالہ جات سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے لئے معجزہ کا لفظ موزوں نہیں سمجھتے۔ کیونکہ یہ لفظ انبیاء کے لئے مخصوص ہے۔ اب آسان ہے اگر ہمیں حضرت اقدس کی ایسی تحریر مل جائے۔ جس میں حضور علیہ السلام نے اپنے نشانوں کے لئے معجزات کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ تو یقیناً حضرت اقدس نے اپنا عقیدہ بدلا۔ اور لاریب حضور نبی ہیں۔ اس میں کسی قسم کا شبہ نہیں رہ جاتا۔

پس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات سے مشتے نمونہ از خروارے صرف دو حوالوں پر ہی اکتفا کرتا ہوں۔

(۱) میرے لئے اس نے بڑے بڑے معجزات دکھلائے۔ اور بڑے بڑے قوی ہاتھ دکھلائے۔ اور ہزارہا نشانوں سے اس نے مجھ پر ثابت کر دیا کہ خدا وہی خدا ہے۔ جس نے قرآن کو نازل کیا۔ اور جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بھیجا۔ اور میں عیسےٰ مسیح کو ہرگز ان امور میں اپنے پر کوئی زیادت نہیں دیکھتا۔ یعنی جیسے عیسےٰ پر خدا کا کلام نازل ہوا۔ ایسا ہی مجھ پر بھی ہوا۔ اور جیسے اس کی نسبت معجزات منسوب کئے جاتے ہیں۔ میں یقینی طور پر ان معجزات کا مصداق اپنے نفس کو دیکھتا ہوں بلکہ ان سے زیادہ"۔

(چشمۂ مسیحی صفحہ ۱۶ ایڈیشن دوم)

(۲) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خطبہ الہامیہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:۔

"ہر ایک فقرہ میرے لئے ایک نشان تھا۔ چنانچہ تمام فقرات چھپے ہوئے موجود ہیں۔ جن کا نام خطبات الہامیہ ہے۔ اس کتاب کے پڑھنے سے معلوم ہوگا۔ کہ کیا کسی انسان کی طاقت میں ہے۔ کہ اتنی لمبی تقریر بغیر سوچے اور فکر کے عربی زبان میں کھڑے ہو کر محض زبانی طور پر فی البدیہہ بیان کر سکے۔ یہ ایک علمی معجزہ ہے۔ جو خدا نے دکھلایا۔ اور کوئی اس کی نظیر پیش نہیں کر سکتا"

(حقیقۃ الوحی نشان ۱۶۵ صفحہ ۳۶۳)

اے منکرین خلافت! کیا اب بھی تمہارے لئے انکار کی کوئی گنجائش ہے؟ اور کیا اب بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تبدیلیٔ عقیدہ کے متعلق کچھ شک والی بات ہے۔ ان حوالوں سے تو حضرت اقدس کی نبوت واضح طور پر ثابت ہے۔ اب ماننا یا نہ ماننا آپ کے اختیار میں ہے۔

انشاء اللہ دوسری قسط میں یہ بیان کیا جائے گا۔ کہ

(الف) منکرین خلافت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بحیثیت نبی دنیا کے سامنے پیش کرتے رہے ہیں۔ اور ایسا ہی نبی جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔

(ب) پھر حضور کو اسی طرح معصوم مانتے رہے ہیں۔ جس طرح کہ دوسرے انبیاء معصوم تھے

خاکسار عنایت اللہ از راولپنڈی

فنِ زراعت پر مسلمانوں کے احسانات

چونکہ ملک عرب ریگستان ہونے کے باعث زراعت اور کاشتکاری کے لئے موزوں نہیں۔ اس لئے اہل عرب اس سے قطعاً ناواقف تھے گو یمن۔ عمان اور بحرین میں معمولی طور پر زراعت ہوتی تھی۔ باوجود اس کے عربوں نے فنِ زراعت کی قابل قدر خدمات سرانجام دیں مفتوحہ ممالک کے مزارعین کے تجربات سے فاتح عربوں نے فائدہ اٹھایا۔ اور ان کو بنیاد قرار دے کر بہت اصلاحات کیں۔ مسلمانوں کی یہ خصوصیت کہ ایک ملک کی نفع مند اور مفید اشیاء سے دوسرے ممالک کو مستفید ہونے کا موقعہ پہنچانا یہاں بھی نہایت نمایاں نظر آتی ہے۔ مثلاً **چاول** ہے یہ ہندوستان کی پیداوار ہے۔ گو اہل مصر اس کے استعمال سے واقف تھے۔ مگر اس کی کاشت وہاں نہیں ہوتی تھی۔ مگر مسلمان جب ہندوستان میں پہونچے۔ تو یہاں سے چاول ان کے ذریعہ دریائے فرات کے کنارے اور عرب کے مشرقی ساحل تک جا پہونچا۔ اور پھر مسلمانوں ہی کے ذریعہ اندلس اور صقلیہ میں بھی چاول کی کاشت ہونے لگی۔ اسی طرح **ماش** ہے۔ مشہور محقق نباتات ابن بیطار کی رائے ہے۔ کہ ماش کا اصل وطن یمن ہے۔ اور یہیں سے مسلمانوں نے اسے ایشیاء کے دوسرے ممالک میں پہونچایا۔ **گنا** ہندوستان کی پیداوار ہے عربوں نے اسے ہندوستان سے لے جاکر پہلے تو خلیج فارس کے ساحل پر۔ اور پھر وہاں سے خوزستان اور دریائے دجلہ کے کناروں تک پہونچایا۔ اور پھر تھوڑے ہی عرصہ میں یہ ایشیاء کوچک۔ فلسطین شام اور مصر میں بھی کاشت ہونے لگا۔ چنانچہ اردن کے نشیبی علاقوں میں یہ بکثرت پیدا ہوتا تھا۔ اور یہاں سے شکر بہت بڑی مقدار میں برآمد ہوتی تھی۔

(یاقوت جلد ۱ صفحہ ۲۰۱)

زعفران جو نہایت قیمتی چیز ہے۔ یورپ پہلے اس سے بالکل ناواقف تھا۔ اور یہ عربوں کا ہی احسان ہے۔ کہ وہ اس قیمتی پودے کو یورپ میں لے گئے۔ اور سپین میں اس کی کاشت بہت اعلےٰ پیمانہ پر ہونے لگی۔ چنانچہ آج تک بھی یہ وہاں بکثرت پیدا ہوتا۔ اور تمام دنیا کی منڈیوں میں پہونچتا ہے۔ زعفران کے علاوہ ایک اور اسی نوع کی چیز **بہرمان** ہے۔ جسے عربی میں عُصْفُر اور اردو میں کسنبہ کہتے ہیں۔ اس سے سرخ اور زرد رنگ تیار کیا جاتا ہے۔ یہ پودا بھی عرب ہی یورپ میں لے گئے۔ وہاں اس کی کاشت شروع کی۔ اور اہلِ یورپ کو اس سے سرخ اور زرد رنگ تیار کرنے کی ترکیب سکھائی۔ ایک نہایت اہم چیز **حنا** ہے۔ جو مسلمانوں کے ذریعہ تمام دنیا میں پھیلی۔ اس کا اصل وطن عرب ہے۔ دوسرے ممالک کے لوگ اس کے نام تک سے واقف نہ تھے۔ عربوں نے اسے دنیا کے دیگر ممالک تک پہونچایا۔ اور اب قریباً ہر جگہ اس کی کاشت ہوتی ہے۔ **کھجور** کے درخت کو بھی مسلمانوں نے عرب سے نکال کر دنیا کے دور دراز مقامات پر پہنچایا یعقوبی (صفحہ ۲۱۶) میں لکھا ہے۔ کہ یہ درخت عراق میں نہیں پایا جاتا تھا۔ اور جب بغداد کی بنیاد ڈالی گئی۔ تو اس وقت کھجور کا ایک درخت بھی سارے علاقہ میں نہ تھا۔ پھر بصرہ سے لاکر وہاں لگایا گیا۔ عرب اندلس میں بھی اس درخت کو ساتھ لے گئے چنانچہ اموی بادشاہ عبد الرحمٰن الداخل کے حکم سے شام سے ایک پودا اندلس لایا گیا۔ اور اس کے محل کے باغ میں لگایا گیا۔ اس کے بعد اسے اندلس میں خوب ترقی ہوئی حتیٰ کہ پرتگال اور استوریا کے علاقوں میں پھیل گیا۔ **سائکامور** (Sycamore) ایک قسم کا انجیر کا درخت ہے۔ جس کا وطن افریقہ ہے عربوں نے اسے وہاں سے دوسرے ممالک میں پہونچایا۔ اور فلسطین میں وہ نہایت کامیابی سے پھلا پھولا۔ **فافیر** جس سے کاغذ تیار ہوتا تھا۔ اس کا ذکر کیا جاچکا ہے۔ کہ کس طرح مصر سے نکال کر مسلمانوں نے اسے مختلف ممالک میں پہونچایا۔ **تیزپات** کا اصل وطن مصر ہے مسلمانوں نے اسے شام اور عراق میں لاکر بویا۔ **شہد کی مکھیاں** پالنے اور ان سے شہد حاصل کرنے کے فن کو بھی مسلمانوں نے خوب ترقی دی۔ **ریشم کے کیڑے** پالنے اور پھر ان سے ریشم حاصل کرنے کو بھی ایک مستقل فن کی حیثیت عربوں نے دی۔ چنانچہ عرب ہی ہیں۔ جو دیگر کئی ایک مفید اور کارآمد درختوں کے ساتھ شہتوت کو بھی اندلس تک لے گئے۔ اور وہاں یہ بکثرت پیدا ہونے لگا۔

(ابن عوام جلد ۱ صفحہ ۲۳۳)

یہ نمونہ احسانات ہیں۔ جو عربوں نے ضروری اور مفید درختوں اور پودوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہونچا کر دنیا پر کئے۔ اس کے علاوہ فن زراعت کی ترقی کے لئے انہوں نے اور بھی کئی ایجادات کیں۔ **آب پاشی** کے ذرائع کو عربوں نے بہت وسعت دی۔ رہٹ (رولاب) ایک نئی ایجاد تھی۔ جو عرب اپنے ساتھ اندلس میں لائے۔ اسی طرح آب پاشی کے لئے مصنوعی نالیوں کی ایجاد کا سہرا بھی عربوں کے سر ہے۔ انہوں نے اس ضمن میں تمام امور کو منظم کرنے کی کوشش کی۔ عرب حکمرانوں کی طرف سے نئے چشموں کی دریافت۔ نئے کنوئیں کھودنے۔ اور بنجر زمینوں کو آباد کرنے والوں کو انعامات دیئے جاتے تھے اور ان کے متعلق باقاعدہ قواعد اور قوانین بنے ہوئے تھے۔ فن زراعت پر محققین نے نہایت بیش قیمت کتب تصنیف کی ہیں۔ بصرہ میں شہر کا گندا پانی کھیتوں کو دینے کے لئے نیلام کیا جاتا تھا۔ اور کسان شہر میں آکر اس کا ٹھیکہ لیتے تھے (یاقوت جلد ۱ صفحہ ۶۴۸) مختلف اجناس اور غلوں کو حفاظت سے ذخیرہ کرنے کے فن کو بھی مسلمانوں نے خوب ترقی دی۔ کھاد کے متعلق بھی قابل قدر تحقیقاتیں کی گئیں۔

عربوں نے زراعتی اغراض کے لئے ایک **جنتری** مرتب کی۔ جس میں نہایت غور و خوض اور تجربوں کے بعد مختلف بیج بونے کے لئے موزوں موسم اور ایام مقرر کئے گئے۔ درختوں میں **پیوند** لگانے کے فن کو بھی مسلمانوں نے بہت ترقی دی تھی۔ مثلاً گلاب کا پیوند بادام کے درخت میں لگایا جاتا تھا۔ جس سے بہت خوبصورت شگوفے پیدا ہوتے تھے۔ اشبیلیہ اور اندلس کے دوسرے علاقوں میں اس فن کا بہت چرچا تھا۔

(ابن البیطار جلد ۱ صفحہ ۱۰۴)

اسی طرح اور بھی غیر معمولی رنگوں کے پھول۔ نیلے اور زرد رنگ کے گلاب اگائے جاتے تھے۔ ایک خاص طور پر تیار شدہ کھاد اور مصالحہ دیکر **انگوروں** کا مزہ بدل دیا جاتا تھا۔ حتیٰ کہ ایک ہی بیل سے مختلف رنگوں کے خوشے پیدا کر لئے جاتے تھے غیر معمولی شکل و شباہت کی نارنگیاں اور شفتالو پیدا کئے جاتے تھے۔

(ابن بیطار جلد ۱ صفحہ ۶۴۵)

پکے ہوئے پھلوں کو شکر اور شہد میں محفوظ کرنے کا فن بھی بہت ترقی پر تھا۔ دمشق کے **مربہ جات** اسوقت تک نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ نقصان رساں کیڑوں سے درختوں اور پودوں کی حفاظت کے طریق بھی عربوں کو خوب معلوم تھے۔ اور انہوں نے اس پر بڑی بڑی قیمتی کتب لکھیں۔ باغات لگانے کا رواج بھی بہت عام تھا۔ اور مسلمانوں کی اس ذہنیت نے کہ ایک ملک کی پیداوار سے دوسروں کو بھی فائدہ پہنچایا جائے۔ اس فن کو بھی خوب ترقی دی۔ اور کئی اقسام کے درختوں کو ایک ملک سے دوسرے میں پہنچایا گیا **ترید** کا اصل وطن خراسان ہے ابن بیطار نے لکھا ہے۔ کہ اسے عرب عراق میں لائے۔ اور وہاں سے یہ اندلس پہونچا۔ **نارنگی** کے متعلق بھی یہ ثابت ہے۔ کہ یہ عربوں کی بدولت یورپ پہنچا۔ اور صقلیہ۔ اندلس اور اٹلی میں پیدا ہونے لگا۔ لیموں بھی دراصل ہندوستان کی پیداوار ہے۔ اور عربوں نے اسے مغرب میں بھی پہنچایا ہے۔ چوتھی صدی عیسوی میں عراق میں یہ عام طور پر پایا جاتا تھا (اصفہانی طبع ۲ صفحہ ۳۲)

تحریک جدید کا چندہ براہ راست حضرت امیر المومنین کے حضور

پیش کرنے میں کوئی روک نہیں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز تحریک جدید کے وعدوں کے بارے میں فرما چکے ہیں۔ کہ جلد سے جلد ادا کئے جائیں۔ کیونکہ مئی میں قسط زمین ادا کرنی ہے۔ پس وعدہ کرنے والے احباب کو چاہیئے کہ وہ اپنے وعدوں کو ۳۱ مئی تک ادا کرنے کی کوشش کریں۔ مگر جو احباب یک مشت ادا نہیں کر سکتے وہ آہستہ آہستہ ادا کرتے جائیں تا ۳۰ نومبر تک وہ اپنے وعدوں کو بہ آسانی پورا کر سکیں۔ بعض دوست حضور کے ارشاد کی تعمیل میں قرض لے کر بھی ادا کر رہے ہیں اور بعض اپنے ذاتی اخراجات کو روک کر وعدے پورے کر رہے ہیں چنانچہ

۱- بابو شفیع صاحب اوورسیئر ریٹائرڈ والا لکھتے ہیں۔ کہ میرا وعدہ سالانہ اکتالیس روپیہ جون میں ادا کرنے کا تھا۔ مگر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ارشاد پڑھ کر دل نے فیصلہ کیا کہ اسی ماہ میں ادا کرنا چاہیئے چنانچہ میں نے اپنے خانگی اخراجات اور بچوں کے اخراجات کو ملتوی کر دیا سکرٹری صاحب کی تلاش کی اور روپیہ پانچ دن روکے رکھا۔ مگر وہ نہ ملے اس لئے ایک سو پندرہ روپیہ کا بیمہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور بھیج رہا ہوں۔ حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں کہ وعدوں میں کمی ہے اضافہ کرنا چاہیئے۔ میں نے چار روپیہ اضافہ کر کے رقم بھیجی ہے۔ تحریک جدید کا وعدہ کرنے والوں کے لئے یہ عام اجازت ہے کہ وہ اپنے وعدے کا روپیہ براہ راست مرکز میں بھیج دیں۔ بلکہ اگر کوئی دوست حضور کی خدمت میں براہ راست بھیجنا چاہے۔ تو اس کی بھی عام اجازت ہے کیونکہ براہ راست جو رقم موصول ہوتی ہے وہ جہاں افراد کے حساب میں درج کر دی جاتی ہے۔ وہاں جماعت کے حساب میں بھی وصولی دکھائی جاتی ہے اور اس طرح براہ راست یا جماعت کے سکرٹری کے ذریعہ بھیجنا ایک ہی بات ہے۔

۲- شیخ محمد اکرام صاحب وکاندار قادیان لکھتے ہیں۔ جس وقت تحریک جدید شروع ہوئی میری مالی حالت خاصی تھی۔ میں نے اس کے مطابق تحریک جدید کا چندہ کئی سال دیا۔ مگر اب میری حالت بہت کمزور ہو گئی ہے۔ مگر میرے ایمان نے مجھے اجازت نہیں دی۔ کہ میں تحریک جدید کے چندے کو اپنی موجودہ حالت کے ماتحت کم کر دوں بلکہ بفضل خدا میں نے اسی حالت کو جاری رکھا ہوا ہے جو شروع سال میں تھی۔ حضور کا خطبہ ۵ اپریل پڑھا دل نے فیصلہ کیا۔ خواہ قرض ہی ہو۔ مگر ادائیگی اسی مہینہ میں چاہیئے۔ میں کمزور اور بیمار بھی ہوں۔ تینتیس روپیہ دو آنہ سال ششم کا چندہ داخل کر رہا ہوں۔ حضور کی خدمت میں مودبانہ دعا کی درخواست ہے۔

۳- ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب پنشنر لنڈی کوتل لکھتے ہیں۔ میں بوڑھا۔ کمزور اور پنشن خوار ہوں۔ میرا وعدہ سال ششم ۷۵ تھا۔ جس میں سے میں دس دس روپیہ کی تین قسطیں ادا کر چکا ہوں۔ پینتالیس باقی رہتے ہیں۔ حضور کا خطبہ پڑھتے ہی پہلا کام میں نے یہ کیا کہ بقایا ادا کر دیا۔ تا آپ جو فہرست دعا کے لئے حضور کے پیش کرنے والے ہیں۔ اس میں میرا نام بھی آ جائے۔

ہر وعدہ کرنے والے صاحب نوٹ کر لیں کہ جو دوست اپنے وعدے کی رقم اس مہینہ میں سو فی صدی ادا کریں گے یا قسط وار دینے والے مئی تک اپنی چھ قسطیں پوری کر دیں گے ان سب کے نام ۳۱ مئی کے بعد دعا کے لئے حضور کی خدمت میں پیش کئے جائیں گے۔ پس احباب کو اپنے وعدوں کے پورا کرنے میں خاص توجہ کریں۔

نیز زمیندار احباب کو یہ بھی یاد رہے کہ ان کی فصل نکل رہی ہے۔ اور اکثر کا وعدہ بھی اسی فصل پر ادا کرنے کا ہے اگر وہ ۳۱ مئی تک اپنا وعدہ پورا کریں گے۔ تو ان کے نام بھی ۳۱ کے وعدہ کرنے والوں کے ساتھ شائع کر دیئے جائیں گے۔ (فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام تحریک جدید کے جلسے

دہلی صبح آٹھ بجے سے ساڑھے دس بجے تک شیخ اعجاز احمد صاحب سب جج کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ ماسٹر محمد حسن صاحب آسان، شیخ غلام حسین صاحب چوہدری بشیر احمد صاحب سب جج مولوی عبدالمجید صاحب اور چوہدری محمد عبدالحی صاحب بہار قائد مجلس نے تقاریر کیں۔ جلسہ کے لئے دو روز قبل اشتہار بھی شائع کیا گیا۔

گوجرانوالہ مسجد احمدیہ میں میر محمد بخش صاحب پلیڈر کے زیر صدارت جلسہ ہوا۔ صوفی دین محمد صاحب قائد مجلس۔ مرزا غلام نبی صاحب اور صدر جلسہ کے علاوہ دوسرے مقررین نے بھی تقریریں کیں۔ جس کے نتیجہ میں عملی طور پر بعض احباب نے وقف رخصت کی توفیق پائی۔ مستورات کے لئے پردہ میں شرکت کا انتظام تھا۔

لائل پور شیخ محمد یوسف صاحب قائد مجلس کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ جس میں آغا عبداللطیف صاحب شیخ عبدالحمید صاحب چوہدری بشیر احمد صاحب چغتائی، شیخ نذر محمد صاحب اور چوہدری عبدالاحد صاحب نے تقریریں کیں۔ تبلیغ کے متعلق خاص طور پر زور دیا گیا۔

لدھیانہ بعد نماز ظہر مسجد احمدیہ میں مولوی برکت علی صاحب لائق امیر جماعت کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ بابو محمد شفیع صاحب۔ ڈاکٹر عبداللطیف صاحب قائد مجلس۔ عبدالخالق صاحب محمد یاسین صاحب اور صدر جلسہ نے تقریریں کیں۔ عورتوں کے لئے بھی جلسہ میں شمولیت کا انتظام تھا۔

دنیا پور شیخ مولا بخش صاحب قائد مجلس اور ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب نے تحریک جدید کے مطالبات کی وضاحت کرتے ہوئے ان پر عمل کی تلقین کی۔ خاکسار خلیل احمد جنرل سکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لاہور ۸ رمئی۔ نواب صاحب ممدوٹ کی قیادت میں آج ستر مسلمان اکابر نے وزیر اعظم پنجاب سے ملاقات کی۔ اور مطالبہ کیا کہ خاکساروں جنگلوں کو مساجد کے آگے سے ہٹا لیا جائے۔ اور خاکساروں کو کھانے پینے کی چیزیں دینے کی پابندی دور کر دی جائے۔ وزیر اعظم نے یہ باتیں مان لیں۔ اور کہا کہ اگر خاکسار عدم تشدد پر کاربند رہے۔ تو ان کی جماعت کو خلاف قانون قرار دینے والا اعلان بھی واپس لے لیا جائے گا۔ پابندی کے ہٹ جانے پر بڑی بکثرت سے کھانے پینے کی چیزیں خاکساروں کو پہنچائی گئیں۔

لاہور ۸ رمئی۔ گورنر پنجاب نے ایکٹ (ترمیم) انتقال اراضی کی منظوری دیدی ہے۔ یہ بل چند روز ہوئے پنجاب اسمبلی نے پاس کیا تھا۔

لنڈن ۹ رمئی۔ برطانیہ کے اخبار اور لیڈر یہ سوچ رہے ہیں۔ کہ وزیروں میں کیوں کر تبدیلی کی جائے۔ مسٹر چیمبرلین پہلے اپنے دوستوں سے مشورہ کریں گے اور پھر مخالف پارٹی کے لیڈروں سے کہیں گے۔ کہ کیبنٹ میں شامل ہو جائیں لیبر پارٹی کی سالانہ کانفرنس اگلے ہفتہ ہو رہی ہے۔ جس میں فیصلہ کیا جائے گا۔ کہ یہ پارٹی کیبنٹ میں شریک ہو یا نہیں

آج صبح ہوم سکرٹری نے ایک سوال کے جواب میں کہا۔ کہ حکومت نے بعض اور احکام اس غرض سے جاری کئے ہیں۔ کہ کوئی شخص دشمن کی طرف سے جاسوسی نہ کر سکے۔ اور نہ سرکاری چیزوں کو نقصان پہنچا سکے۔

آج ایک شاہی فرمان جاری ہوا ہے کہ ۲۸ سے ۳۶ سال کی عمر کے لوگوں کو فوجی بھرتی کے لئے بلایا جائے گا۔ پہلے ماہ ۲۸ برس عمر کے دوسرے ماہ ۲۹ برس کے اور اسی طرح علی الترتیب بلائے جائیں گے۔ ہاں اگر ضرورت ہوئی تو بیک وقت بھی بلائے جا سکتے ہیں۔

سٹاک ہالم ۹ رمئی۔ بندرگاہ کی حفاظت کے لئے اس کے آگے سرنگوں کا جال بچھا دیا گیا ہے۔

لنڈن ۹ رمئی۔ یوگوسلاویہ کے کچھ فوجی افسر ماسکو جا رہے ہیں۔ اس ملک کے تجارتی نمائندے پہلے سے وہاں ہیں اگر انہوں نے سوویٹ گورنمنٹ سے موٹی موٹی باتوں پر سمجھوتہ کر لیا۔ تو دونو ملکوں میں پھر سے سیاسی تعلقات قائم ہو جائیں گے۔

پیرس ۹ رمئی۔ فرانس کے انجینیروں نے لڑائی شروع ہونے کے بعد میجنو لائن کی حفاظت کے لئے بارہ سو نئے مورچے تعمیر کر لئے ہیں۔

ایمسٹرڈم ۹ رمئی۔ ہالینڈ کے سب سے بڑے اڈے میں غیر ملکی ہوائی جہازوں کے اترنے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ ان کے لئے دوسرے اڈوں پر انتظام کیا جا رہا ہے۔ تا وہ ہالینڈ کے کم سے کم علاقہ پر پرواز کریں۔

لاہور ۹ رمئی۔ خاکساروں پر فائرنگ کی تحقیقات کرنے والی کمیٹی نے آج ایڈووکیٹ جنرل اور خاکساروں کے وکیل کی یہ درخواست منظور کر لی۔ کہ علامہ مشرقی کو ایک چٹھی لکھ کر دریافت کیا جائے۔ کہ ۱۹ مارچ کو خاکساروں نے جو جلوس نکالا۔ وہ ان کی اجازت سے تھا یا نہیں۔

پشاور ۹ رمئی۔ معلوم ہوا ہے کہ مدا خیل وزیریوں نے فیصلہ کیا ہے کہ حکومت کا ساتھ دیں گے۔ اور فقیر اپی کو اپنے علاقہ میں نہ آنے دیں گے۔

دہلی ۹ رمئی۔ پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ سے اپیل کی گئی تھی۔ کہ مشرقی وسطیٰ میں سڑکوں کی تعمیر ضروری ہے اس لئے ضروری سامان مہیا کیا جائے اس کے لئے میونسپلٹیوں۔ ریاستوں اور پورٹ ٹرسٹوں سے درخواست کی گئی تھی۔ کہ مدد کریں۔ چنانچہ بہت سے سامان کے وعدے ہو چکے ہیں۔ اور کچھ بھیجا بھی جا چکا ہے۔

لنڈن ۹ رمئی۔ آج دارالعوام میں ہندوستان کے متعلق کئی سوال پوچھے گئے۔ کرنل ہیوبل نے جواب میں کہا۔ کہ گذشتہ جمعرات کو جو بیان میں نے دیا تھا۔ اس کے علاوہ کچھ نہیں کہنا چاہتا پوچھا گیا۔ کہ کیا ہندوستان کے سیاسی معاملات سے متعلق وائسرائے ہندگاندھی جی سے ملاقات کریں گے۔ آپ نے کہا کہ اگر ہندوستان کی سیاسی پارٹیاں رضامند ہو گئیں۔ تو وائسرائے بخوشی ان کی کانفرنس بلائیں گے۔

لیبر پارٹی اپنی علیحدہ حکومت قائم نہیں کر سکتی۔ البتہ دوسری پارٹیوں سے مل کر کر سکتی ہے۔ خیال ہے کہ اگر نئی حکومت قائم ہوئی۔ تو وزیر اعظم لارڈ ہیلی فیکس یا مسٹر چرچل ہوں گے۔ برطانیہ کے سب اخباروں نے لکھا ہے کہ نئی وزارت بننی چاہیئے کل ناروے کے مسئلہ پر رائے شماری کے وقت اہم ایسے ممبروں نے حکومت کے خلاف ووٹ دئیے۔ جو پہلے اس کا ساتھ دیا کرتے تھے۔ ٹائمز نے لکھا ہے۔ کہ مخالف پارٹی نے ووٹوں کا مطالبہ کر کے اچھی بات نہیں کی۔ تاہم پرانے وزراء کی بجائے نئے وزیر مقرر ہونے چاہئیں اس نے لیبر پارٹی سے اپیل کی ہے۔ کہ حکومت کا ساتھ دے۔ لیبر پارٹی کے اخبار ڈیلی ہیرلڈ اور لبرل اخبار نیوز کرانیکل نے لکھا ہے کہ مسٹر چیمبرلین کو علیحدہ کر دینا چاہیئے۔ امریکہ کے اخبارات نے لکھا ہے کہ ووٹ لئے جانا ظاہر کرتا ہے کہ وزیر اعظم کنزرویٹوں کو مطمئن نہیں کر سکے اور جن لوگوں نے ووٹ نہیں دئیے۔ ان کی خاموشی کے معنے یہ ہیں کہ وہ حکومت کو قصوروار سمجھتے ہیں سویڈن کے اخبار اس کو حکومت کی مذمت کے مترادف قرار دیتے ہیں۔ اٹلی کے اخبار لکھتے ہیں۔ کہ یہ مسٹر چیمبرلین کی اخلاقی شکست ہے۔ سویڈن کے اخباروں نے لکھا ہے کہ انہیں اپنا عہدہ چھوڑنا پڑے گا۔

آج صبح دو گھنٹے دارالعوام کا اجلاس ہوا۔ اور اب ۲۳ رکو ہوگا۔ وزیر اعظم نے کہا کہ اگر ضروری ہوا۔ تو چھٹیوں کے بعد لڑائی کے حالات پر بحث کا انتظام کر دیا جائے گا۔ اور حسب ضرورت ۲۳ سے قبل بھی اجلاس بلایا جا سکتا ہے۔

آج سکاٹ لینڈ کے شمال میں ساحل کے قریب ایک جرمن ہوائی جہاز گرا لیا گیا۔ اب تک جرمنی کے ۹۶ جہاز برطانوی ساحل پر گرائے جا چکے ہیں۔ رائل ایر فورس کے ایک جہاز نے اس کا مقابلہ کیا۔ اور اسے سمندر میں گرا دیا

برسلز ۹ رمئی۔ بلجین فوج کیل کانٹے سے بالکل تیار ہے۔ اور ہوائی دفاع کے لئے کچھ اور آدمی رکھ لئے گئے ہیں۔

پیرس ۹ رمئی۔ مغربی محاذ پر اتحادیوں کے گشتی دستوں نے بعض جرمن گشتی دستوں کو بھگا دیا۔

سٹاک ہالم ۹ رمئی۔ اگلے ہفتہ سے سویڈن میں پٹرول کی معین مقدار سے زیادہ نہ مل سکے گا۔

ناروک کے علاقہ میں جرمنوں سے اتحادی فوج کی مڈبھیڑ ہو رہی ہے اور جرمن پیچھے ہٹ رہے ہیں۔ اتحادیوں کا ایک ہوائی اڈہ پر قبضہ ہو گیا ہے پہلے جو ہوائی جہاز نارویک پر حملہ کے لئے برطانیہ سے جاتے تھے۔ ان کے پاس واپسی کے لئے پٹرول نہیں بچ سکتا تھا اب یہ دقت دور ہو گئی ہے۔ جرمن گو ٹرانہیم سے شمال کی جانب بڑھ رہے ہیں۔ مگر انہیں بہت دیر لگے گی۔ کیونکہ سب علاقہ میں برف جمی ہوئی ہے۔ نہ کوئی سڑکیں ہیں۔ اور نہ ریل گاڑیاں

روم ۹ رمئی۔ حبشہ پر اٹلی کا قبضہ ہوئے آج چار سال پورے ہوئے۔ اور چوتھی سالگرہ منائی گئی۔ مسولینی نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ آپ لوگوں نے میری بہت تقریریں سنی ہیں مگر اب میں چپ رہوں گا۔ اور یہ خاموشی کارناموں سے توڑی جائیگی

لنڈن ۹ رمئی۔ برطانیہ کے بحری محکمہ نے اعلان کیا ہے کہ اس کی دو

زمیندار اصحاب توجہ فرمائیں

نشر و اشاعت ایک ایسا فرض ہے جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عظیم الشان کام کیا ہے۔ اور احباب جماعت کے لئے اس ذریعہ تبلیغ اور اشاعت اسلام میں حد درجہ کوشش اور قربانیوں کی تاکید فرمائی ہے۔

اب چونکہ دنیا پر خصوصیت سے ایسا دور آ گیا ہے۔ کہ طبائع لٹریچر پڑھنے اور روحانی غذا حاصل کرنے کے لئے بے تاب ہیں۔ اس لئے روحانیت اور معرفت کا وہ بیش بہا خزانہ جو کہ حضرت مہدی علیہ السلام ہمارے سپرد فرما گئے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ تقسیم کرنا چاہیئے۔ اور یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ کہ صیغہ نشر و اشاعت کو مضبوط کیا جائے۔

امید ہے کہ جس طرح خدا نے اپنے فضل سے آپ کی کھیتیاں پکا کر تیار کر دی ہیں۔ اور آپ ان کے سمیٹنے کا انتظام کر رہے ہیں۔ اسی طرح اسی محسن خدا کی کھیتی کاٹنے اور سنبھالنے میں بھی مدد رہیں گے۔ جو کہ پک کر تیار کھڑی ہے۔ اسلئے سب احباب اور عہدہ داران کی یاد دہانی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ صیغہ نشر و اشاعت کے چندہ کو ہرگز نہ بھولیں۔ اس میں خود بھی حصہ لیں اور دوسرے دوستوں کو بھی تحریک کر کے اس ثواب عظیم میں شامل کریں

زبذل مال در راہش کسے مفلس نے گردد

خدا خود سے شود ناصر اگر ہمت شود پیدا

مینیجر نشر و اشاعت نظارت دعوت و تبلیغ

دارالشکر کمیٹی کے متعلق اعلان

۳- ماہ ہجرت ۱۳۱۹ ہش مطابق ۳ مئی بروز جمعہ بعد نماز عصر جناب ناظر صاحب بیت المال کے دفتر میں بموجودگی نمائندہ جناب نگران صاحب دارالشکر کمیٹی کے چار قرعے ڈالے گئے اور مندرجہ ذیل احباب کے نام قرعے نکلے (۱) چوہدری غلام احمد صاحب مظفر گڑھ (۲) محترمہ امۃ الرحمن صاحبہ بیلی بھیت (۳) مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب قادیان (۴) مکرم بابو عبدالحمید صاحب شملہ یہ سب اصحاب بموجب قواعد یہ رقم زمینوں کی لے سکتے ہیں۔ نیز وہ اصحاب جن کے نام دارالشکر میں زمین کے قطعات نامزد ہو چکے ہیں۔ محلہ دارالشکر میں مکان بنانے کا انتظام فرمائیں۔ بقائے دار دوستوں سے درخواست ہے۔ کہ وہ اپنے بقائے جلد ادا فرمائیں۔ تا کہ ان کے نام بھی قرعے ڈالے جا سکیں۔ باہمی تعاون اور امداد کی یہ ایک بہترین تحریک ہے۔ مبارک ہیں وہ دوست جو اس کی اہمیت کو سمجھیں۔

خاکسار محمود الدین سکرٹری دارالشکر کمیٹی

وی۔ پی آ رہے ہیں

جیسا کہ قبل ازیں اعلان کیا جا چکا ہے۔ جن احباب کا چندہ ۲۰ مئی تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان کے نام ۱۰ مئی کو وی پی ارسال کر دیئے جائیں گے۔ جن احباب نے رقوم ارسال فرما دی ہے۔ یا دفتر کو وی۔ پی روکنے کے متعلق اطلاعات بھیج دی ہیں۔ ان کے نام وی۔ پی ارسال نہیں ہوں گے۔ دوسرے تمام اصحاب کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ وی۔ پی وصول کرنے کے لئے تیار رہیں۔ جو دوست نہ رقم ارسال فرماتے ہیں۔ اور نہ وی پی روکنے کے متعلق دفتر کو اطلاع دیتے ہیں۔ اور پھر جب ان کی خدمت میں وی۔ پی جاتا ہے۔ تو اسے واپس کر دیتے ہیں۔ وہ یقیناً دفتر کو نقصان پہنچانے کا موجب ہوتے ہیں۔ موجودہ حالات میں جب کہ جنگ کی وجہ سے مالی مشکلات بہت بڑھ گئی ہیں۔ ایسے دوستوں کو ایسی باتوں سے احتراز کرنا چاہیئے۔

"مینیجر الفضل"

اشتہار زیر دفعہ ۵- رول ۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب لالہ گوردت صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل بی پی سی ایس جج مطالبہ خفیفہ منٹگمری

دعویٰ خفیفہ دیوانی ۸۰ عـــہ بابت سال ۱۹۴۰ء (۸۷/۶.R الف) سائیں ولد نہاب جولاہا ساکن چک ۸۷/۶R الف تحصیل منٹگمری مدعی

بنام

ابراہیم ولد الہ دین وغیرہ مدعا علیہ

بنام ابراہیم ولد الہ دین جبٹ ساکن حال دبھوڑی ڈاکخانہ گورداسپور سندھی ولد جھنڈا جولاہا ساکن حال ناسپور ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور مدعا علیہم

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں علی ابراہیم۔ سندھی مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام ابراہیم و سندھی مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر ابراہیم و سندھی مذکور تاریخ ۲۰ مئی ۱۹۴۰ء کو مقام منٹگمری حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آویگی۔

آج بتاریخ ۴ ماہ مئی ۱۹۴۰ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

(دستخط حاکم) (مہر عدالت)

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر الفضل سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی